Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پورٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

یوم ۱۹ شوال ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:- عبد القادر بی ۔ اے

جلد یکم | وفا ۱۳۳۲ ہش | یکم جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۷۸

چیکوسلواکیہ کے مزدوروں کی بے چینی کے باعث روس کی حفاظتی فوج چیکوسلواکیہ بھیجدی گئی

مشرقی جرمنی میں اب تک پچاس آدمیوں کو پھانسی دی جاچکی ہے۔ چار ہزار سے زیادہ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں

پراگ ۳۰ جون۔ مشرقی جرمنی کے بعد چیکوسلواکیہ کے مزدوروں میں جو بے چینی پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کرنے کے لئے روس نے ایک حفاظتی فوج چیکوسلواکیہ بھیجدی ہے۔ یہ خبریں بھی ملی ہیں کہ روس کی سرحد کے ساتھ ساتھ مختلف کمیونسٹ ملکوں میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ ادھر مشرقی جرمنی کے پانچ صوبوں میں سے ۴ صوبوں میں مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے۔ روسی اب تک ۵۰ آدمیوں کو پھانسی دے چکے ہیں اور ۴ ہزار سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

آئزن ہاور کوریا کے مستقبل کے متعلق صدر ری کے ساتھ

ایک متحدہ پالیسی وضع کرنیکو تیار ہیں

واشنگٹن ۳۰ جون۔ صدر آئزن ہاور نے جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری سے کہا ہے کہ وہ عارضی صلح پر دستخط کرنے کے بعد کوریا کے مستقبل کے متعلق صدر ری کے ساتھ ایک متحدہ پالیسی وضع کرنے کو تیار ہیں۔ اور اس طرح جو پالیسی وضع کی جائے گی۔ اسے صلح کے بعد سیاسی کانفرنس میں پیش کر دیا جائے گا۔ ادھر عارضی صلح کے کمیشن میں حصہ لینے کے لئے پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے نمائندے شمالی کوریا پہونچ گئے ہیں۔ سویڈن اور سوئٹزرلینڈ کے نمائندے بھی ٹوکیو پہونچ چکے ہیں۔ ان نمائندوں کے شمالی کوریا پہونچ جانے سے واشنگٹن میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ کمیونسٹ عارضی صلح کرنے کو تیار ہیں۔ سیئول میں صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے لفٹیننٹ جنرل رابرٹسن نے صدر ری سے آج ایک اور ملاقات کی۔ صدر ری سے ان کی یہ پانچویں ملاقات تھی۔

کوریا میں اقوام متحدہ کے کمانڈر انچیف جنرل مارک کلارک نے کمیونسٹوں کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ اس بات کا خیال رکھے گی۔ کہ جنوبی کوریا عارضی صلح کی خلاف ورزی نہ کرنے پائے۔ اور ....

جنوبی کوریا کی طرف سے عارضی صلح کی خلاف ورزی کرنے پر اقوام متحدہ اس کے خلاف مسلح طاقت استعمال کرنے سے بھی گریز نہ کرے گی۔ البتہ عارضی صلح کے لئے جنوبی کوریا کا تعاون حاصل کرنے کی برابر کوشش کی جا رہی ہے۔ خط میں جنرل مارک کلارک نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو ستائیس ہزار قیدیوں کو جنوبی کوریا کی حکومت نے چھوڑ دیا ہے معاہدہ اقوام متحدہ کے لئے ان کا پکڑنا ناممکن ہے انہوں نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ عارضی صلح پر رضامند ہیں۔ خواہ کمیونسٹ راضی ہوں یا نہ ہوں۔ پیونگ یانگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم جنرل مارک کلارک کی تجویزوں کو قبول نہیں کر سکتے۔ ریڈیو نے کہا ہے۔ کہ جنرل کلارک کے مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عارضی صلح کے متعلق موجودہ صورت حال امریکہ اور جنوبی کوریا کی سازش سے پیدا ہوئی ہے۔ کل برطانوی دار العوام میں لیبر پارٹی کی یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔ کہ عارضی صلح کے متعلق اقوام متحدہ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے حکومت برطانیہ جنوبی کوریا کو تسلیم کرنا مسترد کر دے۔ ادھر جنوبی کوریا کے وزیر دفاع نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر ری نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور بحری فوج کے افسر اعلیٰ کو وزیر دفاع مقرر کر دیا ہے۔ سیئول میں کابینہ میں مزید تبدیلیوں کی خبریں گشت کر رہی ہیں۔ وزیر دفاع نے استعفیٰ اس لئے دیا ہے۔ کہ انہیں یقین نہیں تھا۔ کہ جنوبی کوریا کی فوج عارضی صلح کے سمجھوتہ کے بعد جنگ جاری رکھ سکے گی۔

وزیر اعظم فرانس آج کابینہ کے نام صدر کو پیش کریں گے

پیرس ۳۰ جون:- فرانس کے وزیر اعظم مسٹر لینیل آج اپنی کابینہ کے نام صدر اوریول کو پیش کریں گے۔ کابینہ کی تشکیل کے متعلق وہ آج قومی پارلیمنٹ میں بیان دینگے۔ ادھر جنرل ڈیگال کی پارٹی نے کابینہ میں پارٹی کے تین وزیروں سے بے تعلقی ظاہر کی ہے جنرل ڈیگال نے کہا ہے کہ میری پارٹی بالواسطہ یا بلاواسطہ ان لوگوں کے تقرر کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی۔ اس لئے جو شخص بھی کابینہ میں شامل ہوگا۔ اسکو پارٹی سے خارج سمجھا جائے گا۔

کمبودیا کا فرانس سے احتجاج

نوم پنہ ۳۰ جون۔ کمبودیا نے فرانس سے کہا ہے کہ مسلح فرانسیسی فوجیں کمبودیا میں جو جارحانہ کاروائی کر رہی ہیں۔ ان کی وجہ سے فرانسیسی اور کمبوڈین فوجوں میں شدید

جاپان میں سیلاب سے دو ہزار آدمی ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں

ٹوکیو ۳۰ جون۔ پچھلے ہفتے جنوبی جاپان میں جو سیلاب آیا تھا۔ اس سے اب تک دو ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ جزیرہ کیوشو میں پھر بارش شروع ہو گئی ہے۔ اب شمالی علاقے میں طوفان آ رہا ہے۔ سیلاب اور طوفان سے ۴۰ کروڑ روپیہ مالیت کی جائداد تباہ ہو چکی ہے۔

ایرانی مجلس کے صدر کا انتخاب

کل ہوگا

تہران ۳۰ جون۔ ایرانی مجلس کے نئے صدر کا انتخاب کرنے کے لئے کل مجلس کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ سید آیت اللہ کاشانی کی صدارت کی میعاد کل ختم ہو رہی ہے۔ سید صاحب دوبارہ صدارت کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ ان کا نام مخالف پارٹی نے پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر مصدق کی پارٹی کی طرف سے صدارت کے لئے ڈاکٹر معظمی امیدوار ہیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۹ جون۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ ہفتہ کے روز مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۳ء کو ناصر آباد سٹیٹ روانہ ہو گئے۔

کنری ۲۹ جون۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خاندان کے ہمراہ بخیر و عافیت ناصر آباد پہنچ گئے۔

تین بڑی طاقتوں کے ہائی کمشنروں کو سفیروں کا درجہ دے دیا گیا

بون ۳۰ جون۔ امریکہ برطانیہ اور فرانس نے مغربی جرمنی میں اپنے ہائی کمشنروں کو سفیروں کا درجہ دے دیا ہے۔ مغربی جرمنی کے ان ملکوں میں نمائندوں کو بھی سفیروں کا درجہ دے دیا جائے گا۔

جنوبی کوریا کینیا میں اپنی فوجیں بھیجے گا

پریٹوریا ۳۰ جون۔ جنوبی افریقہ نے کینیا میں ماؤ ماؤ تحریک کو کچلنے کے لئے فوجی امداد دینے کی پیشکش کی ہے۔ پریٹوریا میں جنوبی کوریا کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی۔ تو جنوبی افریقہ کی بری اور ہوائی فوج کے دستے کینیا بھیج دیئے جائیں گے۔

جاپان کو مسلح کرنے کے لئے بیس کروڑ ڈالر دیئے جائیں گے

واشنگٹن ۳۰ جون۔ امریکی سینٹ جاپان کو فوری طور پر مسلح کرنے کے لئے امداد دینے کے بل پر آج بحث شروع کر رہی ہے۔ جاپان کو پھر سے مسلح کرنے کے لئے بیس کروڑ ڈالر رقم تجویز کی گئی ہے۔

خرطوم ۳۰ جون۔ مصر اور امہ پارٹی کے سمجھوتہ پر بات چیت کرنے کے لئے امہ پارٹی کے سیکرٹری جنرل بریگیڈیر عبد اللہ خلیل خرطوم سے قاہرہ روانہ ہو گئے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۳ء

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

تاریخِ عالم میں صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی ہے جس پر دن رات کثرت سے درود بھیجا جاتا ہے۔ یہ تو تصویر کا ایک رُخ ہے اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی شخصیت بھی آپ کی ذات ستودہ صفات کے سوا نہیں ملتی جس کی مخالفت اس قدر ہوئی ہو جس قدر آپ کی ہوئی ہے۔ جس پر اس کثرت سے اتہامات باندھے گئے ہوں۔ جس کے متعلق اس کثرت سے غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہوں۔ جس قدر آپ کے متعلق پھیلائی گئی ہیں۔ آپ کی ذات کے متعلق ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے لے کر آج کے عیسائی پادریوں تک نے جو جو غلط بیانیاں کی ہیں۔ اور جس دریدہ دہنی سے کی ہیں۔ شاذ ہی کسی انسان کے متعلق کی گئی ہوں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ ابھی تک دنیا کے عوام کا اکثر حصہ آپ کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا ہے۔ اور آپ کی ذات کے متعلق ایسے خیالات ظاہر کرتا ہے۔ جن کو نقل کرنا بھی ہماری غیرت برداشت نہیں کر سکتی ؛

وہ انسان جس کو اللہ تعالے نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ جس کو اس نے اپنا آخری پیغام سونپا۔ جس کی زندگی نہایت معتبر شہادتوں سے نہایت پاکیزہ اور عظیم الشان ثابت ہوتی ہے۔ جس کی ادنےٰ تعریف یہ ہے کہ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ انسان فداہ امی و ابی جس کی ذات سب زمانوں کے لئے سراپا رحمت ہے۔ جس کو مخالف بھی "امین اور صدوق" جانتے تھے۔ جس نے اپنی لاثانی مثال سے زندگی کے ہر شعبہ کو مقدس بنا دیا۔ جس نے اپنے شدید ترین دشمنوں کو بھی بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے

لا تثریب علیکم الیوم

آج تم پر کوئی الزام نہیں کہہ کر معاف کر دیا۔ اس ذات کے متعلق آج بھی دنیا کی مہذب ترین انسان اقوام میں ایسی ایسی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور تا حال عمداً زیادہ سے زیادہ پھیلائی جا رہی ہیں کہ جن کا صحیح اندازہ کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں

حیرت یہ ہے کہ وہ مغربی مستشرقین جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات کا براہ راست مطالعہ کیا ہے باوجود اسکے کہ وہ آپ کی اعلےٰ صفات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ پھر بھی آپ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے محض تعصب کی وجہ سے آخر میں چند ایسے فقرے لکھ جاتے ہیں۔ جو ان خوبیوں کا اثر دل و دماغ سے زائل کر دیتے ہیں۔ بے شک بعض منصف مزاج مستشرقین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر اخلاقی اور روحانی زندگی کا اعتراف بھی کیا ہے۔ اور آپ کی ذات کے متعلق نہایت صحیح آراء بھی پیش کی ہیں۔ اور بعض نے متعصب پادریوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی بھی سعی کی ہے۔ مگر ایسی مثالیں بہت کم ہیں۔ مشرقی اور مغربی نقادوں کا عام رجحان یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے عوام کو آپ کے صحیح حالات معلوم نہ ہونے دیئے جائیں۔ اور آپ کی خوبیوں پر کذب و باطل کے تاریک پردے ڈال دیئے جائیں ؛

دوسری طرف بے شک آپ کے غلاموں نے آپ پر بے شمار سلام و درود بھیجے ہیں۔ بے شک آپ پر اللہ تعالےٰ نے خود درود بھیجا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے تمام عالموں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ بے شک دشمنانِ حق اسکے متعلق جتنی چاہیں غلط فہمیاں پھیلائیں جس طرح آفتاب نصف النہار پر خاک اڑانے سے اس کی درخشانی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح دشمن کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں سے بے شک آپ کے نور کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ایسی عظیم الشان ذات کے متعلق دنیا میں غلط فہمیاں پھیلتی رہیں۔ اور ہم جو اس کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ آپ کا صحیح چہرہ دنیا کو دکھانے کے لئے کچھ بھی نہ کریں ؛

آپ پر درود بھیجنا آپ کے ذکر کے لئے محافل مولود منعقد کرنا۔ آپ کے نور سے اکتساب کرنا۔ آپ کے اسوۂ حسنہ سے اپنے اعمال کو سدھارنا مسلمان کے لئے واقعی جزوِ ایمان ہے۔ مگر کیا ہم غلاموں پر اپنے پیارے آقا کے جو احسان ہیں وہ یہیں تک ختم ہو جاتے ہیں۔ کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ہم اس آفتاب عالمتاب کی شعاعوں کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ اور تعصب و بغض کے ان تاریک بادلوں کو دور کریں۔ جو لاعلمی کج بینی اور انتہائی مادہ پرستی کی وجہ سے مخالفین نے اس پر ڈال دیئے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس مقصد کے لئے عرصہ سے سیرۃ النبی کے جلسوں کا انعقاد ہر سال ضروری قرار دیا ہے۔ یہ جلسے محض رسمی نہیں ہوتے بلکہ ان جلسوں کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم اقوام کے لیڈر بھی ان میں حصہ لیتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک سوانح حیات کا ذکر کرتے۔ اور سنتے ہیں۔ ان جلسوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ہم دنیا کے قریباً ہر مذہب کے لیڈروں کی منصفانہ آراء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجود پاتے ہیں۔ جن کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو غیروں کی زبان سے محامد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں ایک ضخیم جلد تیار ہو سکتی ہے

کل ۳۰ جون کو سیرت النبی کا جلسہ تمام ان مقامات پر منعقد ہوا۔ جہاں جہاں جماعتہائے احمدیہ موجود ہیں۔ خواہ پاکستان ہو یا بھارت مصر ہو یا انڈونیشیا۔ انگلستان ہو یا سکاٹ لینڈ امریکہ ہو یا افریقہ۔ الغرض ہر اس جگہ جہاں احمدیہ جماعت موجود ہے یہ جلسہ ہوا ہے۔ جس میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے غیر مسلموں کو نہ صرف مدعو کیا جاتا ہے۔ بلکہ ان کے لیڈروں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تقاریر کرائی جاتی ہے۔ اور اس طرح دلوں سے اس تعصب کے زنگ کو کھرچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو مخالفین نے ان پر لگا دیا ہوا ہے ؛

وقت کی پابندی

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل ریڈیو پاکستان سے تقریر کرتے ہوئے قوم میں وقت کی صحیح قدر و قیمت کا احساس اور پابندیٔ وقت کی عادت پیدا کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ریڈیو پاکستان وقت کے عام اعلانوں کے علاوہ پروگرام کی ہر نئی مد کے آغاز پر وقت بتایا کرے۔ تا سامعین کو پروگرام میں دلچسپیٔ انہماک کے ساتھ ساتھ وقت کے گزارنے کا بھی صحیح اندازہ ہوتا رہے۔

وزیر اعظم پاکستان کی یہ سادہ سی بات بظاہر نہایت معمولی رنگ رکھتی ہے۔ اور کئی لوگ تو شاید اس کی حکمت اور دور رس مفید اثرات کو نہ سمجھتے ہوئے اسے نظر انداز بھی کر دیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ وزیر اعظم نے نہایت مفید اور قیمتی چیز کی طرف قوم کی توجہ کو منعطف کروایا ہے۔ اور پھر اس معمولی سی تجویز کے ساتھ نہایت آسان طریق سے اس مرض کے علاج کی کوشش کی ہے۔ جو ہمارے ملک اور افراد کو سینکڑوں سال سے گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ بدقسمتی سے آزادی کے بعد بھی ہمارے ملک کا شمار ابھی تک ایسے ملکوں میں ہے۔ جن کے افراد میں وقت کی قیمت کا صحیح احساس ابھی صحیح رنگ میں پیدا نہیں ہوا۔ یا جن کے کاموں میں انضباط اور باقاعدگی کا فقدان ہے۔ نہ انفرادی طور پر ہم نے کبھی اس مرض کے دفعیہ و علاج کا کوئی طریق سوچا ہے اور نہ قومی طور پر اس سے قبل اس کے ازالہ کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ صرف اسی نقص کی بناء پر ہمارے افراد کی قوت عملیہ روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ جس کا اثر ہمارے معاشرہ کے ہر پہلو پر بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ معاشی و اقتصادی بحران، علمی و عملی فقدان کمتری اور مایوسی کا رجحان دراصل اسی نقص کے ثمرات ہیں۔ اگر ہمارے ملک میں وقت کی اہمیت کا احساس صحیح طور پر پیدا ہو جائے۔ اور باقاعدگی کی طرف طبائع کا میلان بڑھتا چلا جائے۔ تو یقیناً اس کے مفید اثرات بہت جلد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور خود بخود ہمارے نظام کی ہر جہت میں باقاعدگی و تسلسل اور صحیح کام اور ٹھوس نتائج پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ اور ہر فرد اپنی محنت کا صحیح ثمرہ دیکھ سکے۔ قانون شریعت اور قانون قدرت دونوں کے مطالعہ سے ہماری اس بات کی تائید ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں قطار بندی کے لئے حکومت اور عوام نے کوشش کی تھی۔ اور خوشی کی بات ہے کہ اب کسی حد تک ملک کے عوام میں یہ شعور بڑھتا جا رہا ہے۔ گو یہ اپنے اصل ضرورت کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اسکے افراد زیادہ نہ سوچیں اور باتیں کم نہ کریں

اگر تم نے اپنے نفس میں اور دنیا میں تبدیلی پیدا کرنی ہے تو اپنے اندر بھی اور اپنی اولاد۔ دوستوں اور ہمسایوں میں بھی غور کرنے کی عادت پیدا کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ر جون ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج رمضان کا

آخری روزہ

ہے۔ گو جنتریوں کے لحاظ سے کل آخری روزہ ہوگا۔ لیکن چاند سے بظاہر آج ہی آخری روزہ معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال آج درس میں قرآن کریم ختم کیا جائے گا۔ اور قرآن کریم کے اختتام پر دعا بھی ہوگی۔ چاہے کل روزہ ہی ہو۔ کیونکہ امکان کے لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ کل عید ہو۔ پس قرآن کریم کا درس آج ہی ختم کیا جائے گا۔ اور اور اس کے اختتام پر دعا بھی ہوگی۔ مجھے سر درد کا دورہ ہے۔ اور درد اتنا شدید ہے کہ معلوم نہیں میں دعا میں آسکتا ہوں یا نہیں۔ اس لئے میں نہایت اختصار کے ساتھ بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

ہمارے ملک میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ

لوگ سوچتے کم ہیں

اور باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ اس کے افراد زیادہ نہ سوچیں اور باتیں کم نہ کریں۔ ہم مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہ بھی اس بات کی علامت ہے۔ کہ ہم سوچتے کم ہیں۔ اور باتیں زیادہ کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ لوگوں کو مسجد میں باتیں کرتے دیکھا تو فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح باتیں نہیں کیا کرتے تھے یعنی آپ معاملات پر غور زیادہ فرمایا کرتے تھے اور باتیں کم کیا کرتے تھے جس طرح بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ تیزی سے باتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کا طریق ایسا نہیں تھا۔ لیکن آجکل یہ رواج پڑ گیا ہے کہ لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں اور سوچتے کم ہیں حالانکہ

ذہنی اور قومی ترقی

وابستہ ہے سوچنے کے ساتھ۔ ہمیں بعض دفعہ یوروپین لوگوں کی کتابیں پڑھ کر شرم آجاتی ہے۔ وہ لوگ اپنی کتابوں میں جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ وہ ایسا علم نہیں ہوتا۔ جو سائنس کے اس گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہو۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم میں نہیں پایا جاتا۔ وہ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ ایسا علم نہیں ہوتا۔ جو جغرافیہ کے اس گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہو۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم میں نہیں پایا جاتا۔ وہ ایسا علم نہیں ہوتا۔ جو حساب کے ایسے گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہو۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم میں نہیں پایا جاتا۔ وہ ایسا علم نہیں ہوتا جو تاریخ کے اس گہرے مطالعہ کا نتیجہ ہو۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ جن باتوں سے انہوں نے استنباط کیا ہوتا ہے۔ چاہے وہ جغرافیہ سے متعلق ہوں یا تاریخ سے وہ سائنس سے متعلق ہوں یا حساب سے۔ ان کا علم ہمارے پاس بھی موجود ہے

فرق صرف یہ ہے

کہ وہ لوگ ہر بات پر فکر کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے آدمی ان کی پروا نہیں کرتے۔ وہ گہرے مطالعہ کی وجہ سے ایسے نتائج نکال لیتے ہیں۔ جن نتائج تک ہمارے لوگوں کے ذہن نہیں پہنچتے۔ مجھے شرم آجاتی ہے یہ دیکھ کر کہ عربی زبان کی باریکیوں اس کے محاوروں اور اس کی بناوٹ کے متعلق وہ لوگ ایسی باتیں لکھ جاتے ہیں جو ہمارے علماء اور ادیبوں نے نہیں لکھیں۔ وہ قرآن کریم کی آیات میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی ایسی تحقیق بیان کر جاتے ہیں۔ جو ہمارے مفسرین اور علماء نے بیان نہیں کی ہوتی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ وہ لوگ دشمن ہوتے ہوئے بھی ان باتوں تک پہنچ گئے۔ اور ہمارے لوگ دوست ہونے کے باوجود ان تک نہیں پہنچتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم لوگ غور نہیں کرتے۔ وہ

ہر بات پر غور

کرتے ہیں۔ اور پھر اس سے کوئی نہ کوئی نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد مجھے سونے کی عادت ہے۔ اس وقت چاروں طرف سے قرآن کریم کی تلاوت کی آوازیں میرے کان میں آتی ہیں تو میرا دل یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ لوگ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ دیکھ کر کوفت بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ طوطے کی طرح پڑھ رہے ہیں۔ اور قرآن کریم کے معانی پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے ان پر علوم قرآنیہ آشکار نہیں ہوتے۔ لیکن ایک عیسائی سال میں قرآن کریم کا ایک صفحہ ایک دفعہ دیکھتا ہے۔ لیکن اس طرح دیکھتا ہے۔ کہ اس سے کوئی نہ کوئی نتیجہ اور مفہوم کھینچ لاتا ہے۔ لیکن ہمارے لوگ

قرآن کریم کے مطالب

سے اس طرح گذر جاتے ہیں۔ جیسے چکنے گھڑے پر سے پانی بہ جاتا ہے۔ اور اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ایک عیسائی مصنف سال میں صرف ایک صفحہ پڑھ کر بھی اس سے نتیجہ نکال لیتا ہے چاہے وہ دشمنی سے ہی ایسا کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم پر غور کر کے بعض اعتراض کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اعتراض معمولی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا جواب دینے کیلئے ہمیں غور کرنا پڑتا ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس نے قرآن کریم کے اس حصہ کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ تم شاید دو اڑھائی ہزار کی تعداد میں یہاں بیٹھے ہو۔ تم سے اگر یہ دریافت کیا جائے۔ کہ قرآن کریم کی

وہ کونسی آیات ہیں

جو بظاہر ایک دوسرے کے خلاف نظر آتی ہیں تو چاہے تم نے ۵۰۔ ۶۰ دفعہ قرآن کریم پڑھا ہوگا۔ تم کہو گے ہمیں پتہ نہیں۔ حالانکہ تم ان آیات پر غور نہیں کرتے۔ تو یہ کیونکر معلوم کرو گے کہ بظاہر اختلاف نظر آنے والا بہت بڑے پرحکمت مضامین پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن ایک عیسائی جس نے دس بارہ صفحے پڑھے ہوں گے فوراً کہنا شروع کر دیگا کہ فلاں آیت فلاں کے خلاف ہے فلاں آیت فلاں کے خلاف ہے وہ ایک دفعہ پڑھنے کے باوجود اس سے کوئی نہ کوئی بات نکال لے گا۔ لیکن تم سو دفعہ رٹنے کے بعد بھی اس سے کوئی بات نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ تم قرآن کریم کو محض تبرک کے طور پر پڑھتے ہو۔ تم کہتے ہو کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کو پچاس دفعہ پڑھ لے تو وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ پچاس دفعہ پڑھنے کے بعد بھی تم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتے۔ اور ایک معاند عیسائی جس نے ایک دفعہ بھی قرآن کریم نہیں پڑھا ہوتا اس سے کوئی نہ کوئی مطلب نکال لیتا ہے۔ چاہے وہ دشمنی کے نتیجہ میں ہی ہو۔ پھر سورتوں کی ترتیب ہے۔ ہمارے علماء اور مفسرین میں سے جو لوگ چوٹی کے گنے جاتے ہیں۔ اور جن کے نام کے آگے ہمارے سر ادب سے جھک جاتے ہیں۔ وہ بھی اس کی ترتیب کو نہیں سمجھ سکے۔ لیکن

جرمن مستشرق نولڈکے

لکھتا ہے کہ میں نے پہلے قرآن کریم کو پڑھا تو یہ سمجھا کہ یہ ایک بے جوڑ سی کتاب ہے۔ لیکن آخری عمر میں جا کر اس نے یہ لکھا کہ گہرے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ غلط تھا۔ قرآن کریم کی آیات میں ایک زبردست مفہوم ملتا ہے باوجود اس کے کہ وہ دشمن تھا

اور باوجود اس کے کہ وہ کئی بار اس کے خلاف لکھ چکا تھا۔ وہ قرآنی مطالب کی ترتیب کا اقرار کرتا ہے۔ اس نے تو ایک آدھ دفعہ قرآن کریم پڑھا ہوگا۔ لیکن تم تو سال میں دس بارہ دفعہ قرآن کریم پڑھ جاتے ہو۔ رمضان میں ہی قریباً ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ وہ پانچ۔ چھ سات یا آٹھ دفعہ قرآن کریم پڑھ جائے۔ اب جتنا قرآن کریم رمضان میں تم پڑھ لیتے ہو۔ نولڈکے نے ساری عمر میں نہیں پڑھا ہوگا۔ لیکن وہ اس نتیجہ پر پہنچ گیا۔ کہ جو بات اس نے پہلے لکھی تھی۔ وہ غلط تھی۔ قرآن کریم میں

زبردست ترتیب موجود ہے

اور پھر اس نے اپنے اس دعویٰ کے دلائل بھی دیئے ہیں۔ کہ میں نے جو نتیجہ پہلے نکالا تھا۔ وہ غلط تھا۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ بڑی سورتیں پہلے رکھ دی گئی ہیں۔ اور چھوٹی سورتیں بعد میں۔ لیکن اب مطالعہ کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کئی بڑی سورتیں بعد میں رکھی گئی ہیں۔ اور چھوٹی سورتیں پہلے آگئی ہیں۔ اور اس کے علاوہ اس نے اور بھی کئی نتائج نکالے ہیں۔ پس تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ اگر تم نے اپنے نفس کے اندر اور اس دنیا کے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ تو تم اپنے دماغ میں بھی تبدیلی پیدا کرو۔ تم

سوچنے کی عادت ڈالو

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے کافروں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ واقعات سے گزر جاتے ہیں۔ اور انہیں ان کا احساس تک نہیں ہوتا۔ تم بھی واقعات سے یونہی گزر جاتے ہو۔ اور ان سے سبق حاصل نہیں کرتے۔ یہی واقعات جو پچھلے دنوں ہوئے ہیں۔ اگر ان کے متعلق سوال کیا جائے۔ تو تم میں سے سو کے سو آدمی کوئی جواب نہیں دے سکیں گے۔ حالانکہ ان واقعات سے کئی نتائج نکلتے ہیں۔ تم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکو گے۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل ہوا۔ کہ ہماری جماعت محفوظ رہی۔ لیکن ان واقعات کے کیا کیا اسباب تھے۔ کس کس طرح آگ لگائی گئی تھی۔ کس وجہ سے ان لوگوں میں تنظیم پیدا ہوگئی تھی۔ کس وجہ سے یہ زہر سارے ملک میں پھیل چکا تھا۔ پھر وہ کون کونسے ذرائع تھے۔ جن کی وجہ سے یہ فتنہ ختم ہوگیا۔ اور اب کن صورتوں میں ان واقعات کے آئندہ دوبارہ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ یہ ساری باتیں ان واقعات سے نکلتی ہیں۔ لیکن تم نے ان پر غور نہیں کیا۔ اگر یہ واقعات دوبارہ رونما ہوئے۔ تو تم کہو گے۔ ہمیں تو ان کا پتہ نہیں تھا۔ حالانکہ تمہیں ان کا پتہ ہونا چاہیئے تھا۔ تم پر پانچ چھ دفعہ یہ واقعات گزر چکے ہیں۔

تمہاری مثال

تو شیخ چلّی کی سی ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ جس ٹہنی پر بیٹھا تھا۔ اسے ہی کاٹنے لگ گیا۔ اس کے پاس سے کسی گزرنے والے نے کہا۔ کہ تم گر جاؤ گے۔ تم اسی ٹہنی کو کاٹ رہے ہو۔ جس پر تم بیٹھے ہو۔ شیخ چلّی نے کہا۔ بڑا پیغمبر آیا ہے تو۔ تجھے کیسے پتہ لگا۔ کہ میں گر جاؤں گا۔ حالانکہ یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے۔ کہ جس ٹہنی پر کوئی بیٹھا ہو۔ اگر اسے کاٹ دیا جائے۔ تو وہ نیچے گر جائے گا۔ تمہاری حالت بھی وہی ہے۔ جو شیخ چلّی کی تھی۔ تمہارے سامنے سے ایک چیز گزرتی ہے۔ اور تم کہتے ہو۔ اوہو۔ یہ کیا ہوگیا۔ حالانکہ تمہیں اس کا پہلے سے علم ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ تم میں غور کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ تم نے سوچا نہیں ہوتا۔ تم نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی ہوتیں۔ پس تم ہر بات پر سوچنے کی عادت ڈالو۔ غور کرنے سے ہی لوگ فلاسفر اور صوفی بن جاتے ہیں۔

صوفی اور فلاسفر

میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ صوفی مذہب اور خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والی باتوں کے متعلق غور کرتا ہے۔ اور فلاسفر دنیا کی باتوں میں غور و فکر کرتا ہے۔ ہوتے دونوں ایک ہی ہیں۔ صوفی خدا تعالےٰ کی باتوں۔ اس کے قانون۔ سنت۔ احکام تقدیروں اور اس کے کلام پر غور کرتا ہے۔ اور فلاسفر دنیا پر غور کرتا ہے۔ جب کوئی شخص پیدائش عالم پر غور کرتا ہے اور اس سے نتیجہ نکالتا ہے تو وہ فلاسفر کہلاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص شریعت اور قانونِ شریعت پر غور کرتا ہے۔ تو وہ صوفی کہلاتا ہے۔ لوگوں نے یونہی صوفیاء کے متعلق بیہودہ باتیں بنالی ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ صوفی وہ ہوتا ہے۔ جو صوف کا کپڑا پہنے۔ تم اس کے معنے صوف کا کپڑا پہننے والے کے لے لو۔ یا دل صاف رکھنے والے کے بہرحال جو صوف کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ وہ بھی دنیا سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور صرف خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پس تم کوئی معنے لے لو۔

اصل بات یہی ہے

کہ جو دنیا سے قطع تعلق کرکے خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور کرنے لگ جائے۔ وہ صوفی ہے۔ اور جو شخص قانونِ قدرت پر غور کرے۔ وہ فلاسفر ہے۔ فلاسفر کی زندگی بھی ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ دنیا کی عیاشی میں بہت کم حصہ لیتا ہے۔ حالانکہ فلاسفروں میں سے کئی ایسے بھی تھے۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر تھے۔ اور بعض ایسے بھی تھے۔ جو کہتے تھے کہ اس دنیا سے جتنا بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ کم ہے۔ لیکن وہ صرف ایک طرف لگ جاتے تھے۔ اور باقی چیزوں سے منہ موڑ لیتے تھے۔ آج ہی میں اپنی ایک بچی کو ایک قصہ سنا رہا تھا۔ کہ بچپن میں ہم پڑھا کرتے تھے۔ کہ سکندر ایک جگہ دورہ کرتے ہوئے پہنچا۔ وہاں اسے

ایک فلسفی دیو جانس کلبی

کا پتہ لگا۔ اس کا جی چاہا۔ کہ وہ اس کی زیارت کرے۔ چنانچہ وہ اس فلسفی کے پاس گیا۔ وہ دھوپ سینک رہا تھا۔ سکندر نے خیال کیا۔ کہ فلسفی اس سے خود بات کریگا۔ اور مجھ سے جو کچھ مانگے گا۔ میں اسے دوں گا۔ لیکن وہ فلسفی چپ کرکے بیٹھا رہا۔ اور سکندر سے اس نے کوئی بات نہ کی۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سکندر نے خیال کیا۔ کہ وہ خود کوئی بات شروع کرے۔ چنانچہ اس نے فلسفی کو مخاطب کرکے کہا۔ میں نے آپ کے متعلق سنا تھا۔ اس لئے آپ سے ملنے آگیا۔ میری خواہش ہے۔ کہ آپ مجھ سے کچھ مانگیں۔ تو میں آپ کی ضرورت کو پورا کروں۔ اس فلسفی نے کہا۔ اور تو میری کوئی خواہش نہیں۔ صرف اتنی خواہش ہے۔ کہ میں دھوپ سینک رہا تھا۔ آپ سورج کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے آپ میرے آگے سے ہٹ جائیں۔ چنانچہ سکندر سورج کے آگے سے ہٹ گیا۔ تو دیکھو اس فلسفی نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ تو یہی کیا۔ کہ میں دھوپ سینک رہا ہوں تم آگے سے ہٹ جاؤ۔ حالانکہ وہ بزرگ نہیں تھا وہ کوئی خدا رسیدہ نہیں تھا۔ لیکن وہ دنیا چھوڑ چکا تھا۔ وہ سوچنے میں لگا ہوا تھا۔ اور دوسری باتوں کے لئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ غرض چاہے کوئی فلسفی سائنس سے متعلق امور پر غور کر رہا ہو۔ یا حساب میں غور کر رہا ہو۔ عیاشی کی زندگی سے وہ منہ موڑ لے گا۔ اسی طرح

اقلیدس کے متعلق

آتا ہے۔ کہ وہ کسی مسئلہ کے متعلق سوچ رہا تھا۔ لیکن پوری بحث اس کے ذہن میں نہیں آتی تھی۔ ایک دفعہ وہ نہا رہا تھا۔ کہ سوچتے سوچتے وہ بات حل ہوگئی۔ اور وہ اس محویت میں ننگا ہی باہر نکل آیا۔ اور [illegible] پا لیا۔ میں نے حل کر لیا۔ لوگوں نے کہا۔ تمہیں کیا ہوگیا۔ تم تو ننگے ہی باہر پھر رہے ہو۔ اس نے کہا۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں رہا۔ میں تو اسی خوشی میں کہ میرا مسئلہ حل ہوگیا۔ باہر دوڑ پڑا۔ اب دیکھو اقلیدس قرآن کریم پر غور نہیں کر رہا تھا۔ وہ تورات اور انجیل پر غور نہیں کر رہا تھا۔ وہ صرف ایک دنیوی چیز پر غور کر رہا تھا۔ لیکن اسی غور میں وہ دنیا و مافیہا سے غافل ہوگیا۔ غور و فکر کرنے کا یہ لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ انسان محو ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ تو اس قدر محو ہو جاتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے قریب کے ماحول کا بھی پتہ نہیں لگتا۔ پس تم غور کی عادت ڈالو۔ اور جو واقعہ تمہاری نظر کے سامنے آئے۔ یا تمہاری قوم اور ملک سے گزرے۔ اس پر غور کرو۔ عیسائی اس بات پر غور کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں کیوں جھگڑا پیدا ہوگیا۔ لیکن تم اس بات پر غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کو اسلام سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ تم عیسائیوں کی کتابیں پڑھو۔ تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں۔ انہوں نے غور کرکے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اسلام میں تنزل کیوں پیدا ہوا۔ لیکن تم نے اس پر کبھی غور نہیں کیا۔ تم نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ تم دنیا کے فاتح تھے۔ لیکن اب تم نکمّے ہوگئے ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ تمہارے عالم بھی جاہل ہیں۔ اور جاہل بھی جاہل ہیں۔ تمہاری حس ماری گئی ہے۔ تمہاری انگلیاں رکی گئی ہیں۔ آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم عضو معطل ہوگئے ہو۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ تم سوچتے نہیں ہو لیکن عیسائی اس بات پر غور کر رہے ہیں جس کی غرض یہ ہے۔ کہ تم مرو اور تمہارا نام مٹ جائے۔ وہ تو غور کر رہے ہیں۔ اور تمہیں اس بات پر غور کرنے کا احساس نہیں۔ یہ کتنے

افسوس کی بات ہے

حالانکہ دماغ ان کو بھی ملا ہے۔ اور تمہیں بھی وہ امریکہ اور انگلستان میں بیٹھے ان باتوں پر غور کر رہے ہیں۔ لیکن تم بے حس ہو کر بیٹھے ہو۔ یہ ایسی باتیں تھیں۔ کہ اگر تم ان باتوں پر غور کرتے۔ تو ان سے اچھے نتائج پر پہنچتے۔ کیونکہ ان کے نتائج میں تعصب پایا جاتا ہے۔ وہ رنگین عینک سے دیکھتے ہیں۔ لیکن تم انصاف سے ان باتوں پر غور کروگے۔ اگر تم غور کرتے تو تمہارے نفس کی بھی آہستہ آہستہ اصلاح ہو جاتی۔ جیسے کوئی شخص اچانک تمہاری طرف انگلی کرے۔ تو تم ڈر جاتے ہو۔ اور پیچھے ہٹ جاتے ہو۔

تمہیں فکر ہوتا ہے۔ کہ کہیں تمہیں نقصان نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح اگر تم غور کرتے۔ تو تمہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ تمہارا کینہ۔ کپٹ ظلم۔ چوری حرامخوری۔ فریب اور دھوکہ بازی تمہاری قوم کو تباہ کر رہی ہے۔ تم

قوموں کی دوڑ میں

پیچھے جا رہے ہو۔ تم پر کسی قوم کو اعتبار نہیں رہا دنیا میں حکومتیں قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن تم حکومت پر آتے ہو تو بے ایمانیاں کرتے ہو۔ تم بے ایمانوں کے روپے اور سفارش سے مدد کرتے ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ تمہاری قوم ترقی نہیں کرتی۔ اور دوسری قومیں لازماً تم پر حاکم ہو جاتی ہیں۔ اگر تم غور کرنے لگ جاؤ گے۔ تو لازماً تمہارا نفس ان باتوں سے انکار کرنے لگ جائیگا۔ آخر وجہ کیا ہے کہ ایک یورپین اور ایک امریکن بے ایمانی نہیں کرتا لیکن تم میں بے ایمانی پائی جاتی ہے۔ تم میں علم قرآن ہے۔ لیکن تم اس پر عمل نہیں کرتے لیکن ایک یورپین یا ایک امریکن اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ قرآن کریم کی خاطر اس پر عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے عمل کرتا ہے۔ کہ اس نے اس پر غور کر لیا ہے۔ فکر کیا ہے۔ کہ اگر میں نے ایسا کیا۔ تو میں بھی تباہ ہو جاؤں گا۔ اور میری قوم بھی تباہ ہو جائے گی۔ اس نے سوچنے کے بعد یہ نکتہ معلوم کر لیا ہے کہ

اخلاق فاضلہ کے بغیر

کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور کوئی فرد قوم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس اس پر یہ بات حل ہو گئی ہے۔ لیکن تمہیں اس بات کا پتہ نہیں لگ سکا۔ تم سمجھتے ہو۔ کہ دس ہزار روپے کسی سے لئے۔ اور پھر اسے واپس نہ کئے تو کیا ہوا۔ لیکن تمہیں پتہ نہیں ہوتا۔ کہ دس روپے نہ دینے سے تمہاری قوم دس سال پیچھے جا پڑی ہے۔ اور جب قوم دس سال پیچھے جا پڑے گی۔ تو تمہاری نسل سو سال پیچھے جا پڑے گی۔ قوم کی ترقی اخلاق فاضلہ پر منحصر ہے۔ اور تمہاری ترقی تمہاری قوم کی ترقی پر منحصر ہے۔ تم اگر سوچتے۔ تو یورپین اور امریکن لوگوں سے زیادہ فائدہ حاصل کر لیتے لیکن حقیقی نتائج پر غور کرنے اور پھر ان پر عمل کرنے کا موقعہ آتا ہی نہیں۔ تم کام کے متعلق تقریریں کرو گے لیکن جب کام کا موقعہ آئے گا۔ تو تم لمبی تان کر سو جاؤ گے۔

فسادات ہوئے

تمہیں ماریں پڑ رہی تھیں۔ اور مجھے شکایات آ رہی تھیں۔ کہ فلاں شخص گھر چھوڑ کر بھاگ گیا اور اس کی تجارت کو اور اس کے مکان کو نقصان پہنچ گیا۔ گویا وہ شخص یہ سمجھتا تھا۔ کہ دوسرا شخص اس کے گھر کی حفاظت کرے گا۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے ایک پاگل کو بھی اگر سمجھا دو۔ کہ اگر تمہیں اپنی جان بچانے کا شوق ہے۔ تو دوسرے شخص کو اپنی جان بچانے کا خیال کیوں نہ ہوگا۔ تو وہ یہ بات سمجھ جائیگا پھر اگر وہ شخص بھی چلا جائے۔ تو تجارت اور مکان کی حفاظت کے لئے وہاں کون رہے گا۔ یہ سوچنے والی بات تھی۔ لیکن تمہارا دماغ خراب تھا۔ تمہیں فکر کرنے کی عادت نہیں تھی۔ تم نے پاگلوں کی سی حرکت کی۔ بلکہ ایک پاگل بھی بعض دفعہ ایسی باتیں سوچ لیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی

سے ایک دفعہ ایک رشتہ دار نے درد شکم کی شکایت کی۔ آپ نے اس سے کہا۔ کہ تم ذرا لیٹ جاؤ۔ تا میں معلوم کروں۔ کہ تمہارے پیٹ میں سدہ تو نہیں۔ جب آپ نے اس کے پیٹ کو انگلی سے دبایا۔ تو وہ ہو ہو کر کے اٹھ بیٹھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض حیران ہوئے۔ کہ اسے کیا ہوا پوچھنے پر اس نے کہا۔ کہ آپ کی توجہ بڑی زبردست ہے جب آپ دبانے لگے تھے۔ تو آپ اگر ذرا زیادہ توجہ کرتے تو انگلیاں میرے پیٹ میں چلی جاتیں۔ غرض اپنے نفع اور نقصان کو سمجھنے کا مجنونانہ قسم کا مادہ اس کے اندر بھی پایا جاتا تھا لیکن تمہاری یہ حالت تھی۔ کہ تم کچلے جا رہے تھے۔ بڑوں اور چھوٹوں میں تمہارے خلاف جوش تھا۔ لیکن تم میں سے بعض یہ کرتے تھے۔ کہ مکان اور دوکان چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور ان کے مکان اور ان کے کاروبار کو نقصان پہنچ جاتا تھا۔ اگر اس حالت میں کسی کے مکان پر دو سو آدمی حملہ کرنے آ جاتے تو انہیں روکنے والا کون ہوگا۔ اگر تم ہمسایہ سے امید رکھو کہ وہ

تمہاری جائداد کی حفاظت

کرے۔ تو وہ کہیگا۔ تم بھی چلے گئے تھے اور محض بہانہ بنا کر مجھے اکیلا چھوڑ گئے تھے میں نے بھی تم کو چھوڑ دیا آخر کیا وجہ ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کرے۔ اور تم اس کی حفاظت نہ کرو۔ ایسے ہی لوگوں کے بھاگنے کی وجہ سے اب تک پچاس ہزار مسلمان عورتیں مشرقی پنجاب میں ہیں۔ اگر مسلمان بھی وہیں اور دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے۔ تو مشرقی پنجاب میں ایک کروڑ مسلمان تھے۔ ان پر حملہ کرنے کی کسی میں طاقت نہ تھی۔ اگر دشمن حملہ کرتا۔ تو یہیں لڑائی ہوتی۔ اور اس سے سارے ملکوں میں شور پڑ جاتا۔ اور تمہاری مدد کو غیر ملکی فوجیں بھی آ جاتیں۔ اب تو ساری قومیں یہ سمجھتی تھیں۔ کہ کچھ لوگ بیشک مارے جا رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ بھاگ کر دوسرے علاقہ میں جا رہے ہیں اور اس طرح امن قائم ہو رہا ہے۔ ہمارا کیا نقصان ہے۔ امن خراب ہونے کا خطرہ تو تب تھا جب یہ لوگ لڑتے۔ اب یہ لوگ بھاگ جائیں گے تو امن قائم ہو جائے گا۔

پس تم اپنے اندر

غور کرنے کی عادت پیدا کرو

اور اپنے ہمسایوں۔ دوستوں اور اپنی اولادوں میں بھی غور کی عادت پیدا کرو۔ تا تم میں سے ہر شخص فلاسفر بن جائے اور اس پر جو سوال ہو۔ اس کا وہ معقول جواب دے سکے۔ اب تو تم قریب کے سوال کا بھی جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے تم دنیا کی نظروں میں بھی ذلیل ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی نظروں میں بھی ذلیل ہو۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصے لینا ہر طرح مفید ہے

۱۔ اس کمپنی کا منظور اور جاری شدہ سرمایہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے جو بیس بیس روپے کے ساڑھے سترہ ہزار حصص پر منقسم ہے۔

۲۔ اس سرمایہ کے جاری کرنے کی گورنمنٹ پاکستان کی منظوری زیر کیپٹل اشو کنٹی نیونس آف کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۷ء زیر نمبر R-181CC/53 مورخہ ۱۰-۱-۵۳ حاصل کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت پر اس اجازت دینے سے کمپنی کی مالی حالت یا کمپنی کی کسی سکیم یا اظہار رائے کی صحت کے متعلق کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی

۳۔ اب اس کے چھ ہزار کے قریب حصص باقی ہے۔ باقی سب ریزرو ہو چکے ہیں۔ دوست جس قدر جلد ہی حصہ لیں۔ اسی قدر جلدی کام شروع کیا جا سکتا ہے

۴۔ اس کمپنی کے قیام کا سب سے بڑا مقصد ہر قسم کا اسلامی لٹریچر تیار کرنا ہے قرآن مجید کا صحیح ترجمہ اور تفسیر اور قرآن مجید کے مشکل مقامات کا حل اور دیگر علوم قرآنیہ کی اشاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور کتب احادیث کی طباعت نیز بانیٔ جماعت احمدیہ کے ملفوظات اور آپ کی تحریرات سے موجودہ مفاسد کا حل اور مغربی مصنفین کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر اعتراضات کے جوابات نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور بزرگان امت محمدیہ کے سوانح اور قدیم مسلمانوں کے کارنامے اور اسلامی مسائل وغیرہ غرضیکہ ہر قسم کا اسلامی لٹریچر جو مسلمانوں کی علمی اور عملی اور ثقافتی اور تمدنی ترقی کا باعث ہو یہ کمپنی مہیا کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۵۔ ہر حصہ جو بیس روپے مالیتی کا ہے۔ فی الحال اس سے درخواست فارم کے ساتھ دو روپیہ اور تین روپیہ الاٹمنٹ کیلئے کل پانچ روپے کی ادائیگی کا مطالبہ ہے۔ باقی بھی پانچ پانچ روپے کی قسط ہوگی جسکا بوقت ضرورت مطالبہ کیا جائیگا

۶۔ مفصل پراسپکٹس المصلح مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۳ء اور المصلح مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۳ء میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس میں درخواست کا نمونہ بھی دیا گیا ہے

۷۔ چونکہ یہ کمپنی ایسا اسلامی لٹریچر تیار کریگی جو سب مسلمان بھائیوں کی ہدایت اور ترقی کا موجب ہوگا اور غیر مسلموں پر اسلام کی حقانیت اور صداقت ظاہر کرنے کا باعث ہوگا۔ اسلئے جو دوست اس کمپنی میں حصہ لینگے وہ خدا تعالیٰ سے بھی اجر پائیں گے۔ اس ضمن میں پشاور کے ایک دوست نے نہایت اچھا نمونہ دکھایا ہے انہوں نے اپنی اور اپنے اقربا کی طرف سے آٹھ حصے خریدے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ دوستوں کو اس نیکی کے کام میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین

۸۔ جو دوست درخواست فارم حاصل کرنا چاہیں۔ وہ دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (جلال الدین شمس چیئرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز)

آپ کی آواز!

خدانخواستہ اگر آپ کا گلا بیٹھ جاتا ہے تو آپ کس قدر پریشان ہوتے ہیں۔ اور آپ کے دوستوں عزیزوں کو آپ کے متعلق کس قدر تشویش لاحق ہوتی ہے۔ آپ کی آواز آپ کا روزنامہ ہے جو نہ صرف آپ کی زندگی کی خبر دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ بلکہ خود آپ کو بھی محسوس کراتا ہے۔ کہ آپ کے دل و دماغ (مرکز) سے آپ کا تعلق قائم ہے۔ اس روزنامہ کی خبر وہی لوگ جانتے ہیں۔ جن کا ایک آدھ پرچہ ڈاک کی خرابی یا کسی دیگر وجہ سے گم ہو جائے۔ یا چندہ ختم ہو جانے سے بند ہو جائے۔ ان وجوہ کے علاوہ ایک وجہ دفتر کی مالی مشکلات بھی ہو سکتی ہیں۔ پچھلے چند ماہ سے دفتر ہذا کچھ اس قسم کی دشواریوں سے دوچار ہے۔ اور اب حالات اس قدر نزاکت کی حد کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت کے منتظر ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت۔ ایسے دوستوں کے ذریعہ آئے گی۔ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ تڑپ پیدا کرے گا۔ پس ہم ایسے مخلصین کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ایسے نازک موقع پر اپنی آواز کو بلند کرنے کے لئے طاقت پیدا کرنے کے ذرائع استعمال فرمائیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) سابق خریدار چندہ کا کم از کم دسواں حصہ بطور اعانت بھجوائیں۔ یا اپنے جمع شدہ چندہ میں سے اس قدر رقم مجرا کرنے کی اجازت دے دیں۔

(۲) جو دوست پرچہ خریدنے کی طاقت رکھتے ہیں (اور میرے نزدیک ہر متوسط دو اڑھائی روپے ماہوار خرچ کر سکتا ہے) انہیں توجہ دلا کر خریدار بنائیں۔

(۳) جو دوست مزید استطاعت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے احباب کو پیغام حق پہنچانے کے لئے ان کے نام پرچہ جاری کرائیں۔ ہر انسان (بلکہ اکثر حیوانات) کو جب چوٹ لگتی ہے۔ تو وہ سب سے پہلے اپنی آواز بلند کرتا ہے اور آواز بلند کرنے میں اپنی غیر معمولی طاقت خرچ کرتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس نازک موقع پر اپنی آواز کو بلند کرنے میں غیر معمولی زور نہ لگائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کریں۔ کان اللّٰہ معکم (مینیجر روزنامہ المصلح کراچی)

موصی احباب کے لئے

سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ:-

جن موصیوں کی طرف سے ۵۲-۱۹۵۱ء کی آمد کا فارم موصول ہوتا جا رہا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا گیا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں ان کو چاہئیے۔ کہ بقایا بہت جلد ادا فرما دیں۔ یا اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کر لیں کیونکہ صدر انجمن کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو۔ تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔

(۲) بجٹ آمد کا پر کرنا اور ایک مہینہ کے اندر اندر واپس کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے اور یہ فارم سال گزر جانے کے بعد پر کرایا جاتا ہے اسلئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے۔ تاکہ سال کے گذرنے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کر سکیں اسکے لئے ہم نے ایک کارڈ بھی چھپوایا ہے جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب رکھ سکتا ہے یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے کہ یہ کارڈ ہر ایک موصی کو پہنچا دیا جائے۔ اگر کسی کو نہ ملا ہو تو دفتر سے منگوا لیں۔

ہے کہ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا اور اسکے بعد کے سالوں میں کہاں کہاں سے وعدہ کیا اور کہاں کہاں سے ادائیگی کی۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔

چندہ تحریک جدید سے معافی لینے والے احباب اور بقایا دار

ایک جماعت کے سکرٹری مال (جو ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر بھی ہیں ان کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا تھا) وعدے کی ادائیگی کے مطالبے پر لکھتے ہیں:-

"آپ نے میرے ذمہ پچھلے سالوں کا چندہ تحریک جدید کا بقایا نوے روپے بارہ آنے -/۱۲/۹۰ تحریر کیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ لیکن میں یہ بقایا ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ کساد بازاری اور حد سے زیادہ گرانی کی وجہ سے میری حالت اس قابل نہیں۔ کہ میں بقایا ادا کر سکوں۔ لہذا میں معافی کا خواستگار ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری معذوری پر ہمدردانہ غور فرماتے ہوئے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں میری معافی کی سفارش کر کے بقایا معاف کرا دیں گے۔ میں یہ قدم نہایت مجبوری کی حالت میں اٹھا رہا ہوں"

خاکسار نے یہ معافی نامہ پیش حضور کیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے معاف فرماتے ہوئے یہ رقم فرمایا:-

"آخر طوعی چندہ ہے معاف کیا جائے لیکن ایسے آدمی سے وعدہ بھی نہیں لینا چاہیے۔ قحط اس سال میں پڑا ہے گذشتہ سالوں میں تو فراوانی تھی"۔

ان کو معاف کر دیا گیا۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والو!!!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۱۹۳۵ء کا ارشاد ذیل بھی پڑھ لیں۔

"دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ یہ بالکل اس آیت کا ترجمہ ہے۔ کہ۔ قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ اور یاد رکھو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تجارت اور لہو سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم سستیاں چھوڑ دو۔ قربانیاں کرو اور دین کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لو تو یہ تمہارے لئے بہت زیادہ بہتر ہے"۔

"پس اے۔ پروفیسرو! اے ڈاکٹرو! اے وکیلو! اے سرکاری ملازمو! اے تاجرو! اے صناعو! اگر تم چاہتے ہو کہ برکت حاصل کرو۔ تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ۔ اور اشاعت اسلام کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرو ــ واللہ خیر الرازقین"۔

"یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے۔ اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے۔ تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا۔

"یاد رکھو واللہ خیر الرازقین۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی"۔

بابو صفدر جنگ ہمایوں صاحب سب ڈویژنل آفیسر جو اپنا اور اپنی اہلیہ اور والدہ صاحبہ کا -/۱۳۶ سال ۱۹ کے شروع میں ادا کر چکے ہیں۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر اپنے ادا کردہ چندہ میں -/۹۱ روپے کا اضافہ فرماتے۔ اور ساتھ ہی روپیہ بھی ادا فرما چکے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ کیا جو شخص معافی لے لے اس کا نام انیس سالہ فہرست میں آوے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے دوست کا نام فہرست انیس سالہ میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ معافی لینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس نے جو عہد کیا تھا۔ معافی لینے کی صورت میں اس عہد کی وعدہ خلافی کا گناہ نہ ہو گا۔ ــــــــ مگر فہرست میں نام تو اسی صورت میں آ سکتا ہے۔ جبکہ بجائے معافی کے انیس سال تک ادائیگی کی ہو۔ پس احباب اپنے انیسویں سال کی موعودہ رقم۔ اسی ماہ میں ادا کر دیں۔ کیونکہ وقت سال کے ختم ہونے میں تھوڑا رہ گیا ہے اگر کسی کے ذمہ بقایا بھی ہے۔ تو وہ سال رواں ختم ہونے سے قبل ادا ہونا چاہیئے۔ تا فہرست میں نام آ جائے۔

ضروری نوٹ۔ تمام مالی خط و کتابت صرف۔ "وکیل المال تحریک جدید" کے پتہ سے ہو کسی کے نام سے نہ ہو۔ احباب اپنا سابقہ حساب دریافت کرتے وقت یہ بھی تصریح کیا کریں

پرجا پرلشید اور کشمیر ملیشیا کے درمیان باقاعدہ تصادم شروع ہوگیا

نئی دہلی - ۳۰ جون : سرینگر سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے - کہ ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی کے انتقال کے بعد جموں کے بھارتی مقبوضہ علاقہ میں شیخ عبداللہ کی حکومت کے خلاف ، ہندو فرقہ پرستوں کی مسلح بغاوت کا شدید خطرہ پیدا ہوگیا تھا - جگہ جگہ شیخ عبداللہ کی رضاکار فوج کشمیر ملیشیا اور پرجا پرلشید کے ورکروں میں تصادم ہوا - صورت حال کو مزید بگڑنے سے بچانے کے لئے جموں کے تمام شہروں میں فوج بھیجدی گئی - اس طرح بھارتی مقبوضہ جموں میں مارشل لاء کی سی حالت پیدا ہوگئی - کل بھارت کے نائب وزیر دفاع نے پٹیالہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا - اب بھارتی فوج کو مقبوضہ کشمیر میں داخلی امن قائم رکھنے کا کام بھی انجام دینا پڑ رہا ہے - ایک اخباری اطلاع ہے - کہ گذشتہ کئی روز سے جموں اور مقبوضہ کشمیر کے دوسرے علاقوں اور بھارت کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل بند کر دیا گیا ہے - ایک خبر ہے کہ جموں شہر اس وقت ایک مسلح فوجی کیمپ بنا ہوا ہے - ادھر بھارت کے محکمہ دفاع کے ۲ لاکھ ۶۴ ہزار ملازمین نے کل ۳۰ جون کو علامتی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ان میں مزدور بھی شامل ہیں جو بھارت میں فوجی اسلحہ تیار کرنے والے کارخانوں میں کام کرتے ہیں - آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کی دہلی شاخ نے اس علامتی ہڑتال کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے -

پنجاب میں جلی ہوئی اور نامکمل عمارتوں کا الاٹمنٹ

لاہور ۳۰ جون : حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے - کہ عنقریب صوبے میں جلے ہوئے اور نامکمل متروکہ مکان اور دوکانیں الاٹ کی جائیں گی - ان کے لئے مہاجر اور مقامی سب لوگ درخواستیں دے سکتے ہیں پی ڈبلیو ڈی سے تخمینے کرا کے ان عمارتوں کی مرمت کرائی جائیگی

ہیلی کوپٹر سے ایورسٹ کو فتح نہیں کیا جا سکتا

نئی دہلی - ۳۰ جون : برطانوی کوہ پیماؤں کی جماعت نے دہلی میں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کیا جماعت کے لیڈر کرنل ہنٹ نے بتایا کہ وہ لندن پہنچنے کے فوراً بعد پردے میں بیٹھ جائیں گے - اور چھ ہفتے کے بعد جب وہ پردے سے باہر آئیں گے تو وہ اس وقت برطانوی مہم کی ایک کتاب لکھ چکے ہوں گے - ایڈمنڈ ہلاری نے ایک سوال کے جواب میں کہا - کہ ہیلی کوپٹر کی مدد سے ماؤنٹ ایورسٹ کو فتح نہیں کیا جا سکتا - شرپا تن سنگھ نے بتایا - کہ وہ عنقریب اپنی بیوی کے ساتھ برطانیہ جائے گا جہاں وہ برطانوی کوہ پیما جماعت کا مہمان ہوگا -

وہ کہ جہاں تک عملاً ممکن ہے - آئندہ ایسی خرابیاں پیدا نہ ہوں -

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت المصلح کا حوالہ ضرور دیا کریں -

ایورسٹ فتح کرنیوالوں کو سونے کے تمغے

نئی دہلی - ۳۰ جون : کل یہاں صدر بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد نے فاتح ایورسٹ تن سنگھ ہلاری اور کرنل ہنٹ کو راشٹرپتی بھون کی ایک خاص تقریب میں سونے کے تمغے دیئے - مولانا آزاد نے پارٹی کے صدر سے تعارف کرایا - پنڈت نہرو دیگر وزراء اور سفارتی نمائندے بھی اس تقریب میں موجود تھے -

ہر مل میں مناسب قیمتوں پر کپڑا ملنے کی دوکانیں قائم ہوں گی -

کراچی - ۳۰ جون : پاکستان میں ان تمام ملوں میں جو کپڑا تیار کرتی ہیں - بہت جلد خوردہ قیمتوں پر کپڑا ملنے کی ایسی دوکانیں قائم کی جائیں گی - جہاں ان ملوں میں تیار کیا جانے والا کپڑا عوام کو مناسب قیمتوں پر ملے گا - کچھ ملوں میں اس قسم کی دوکانیں پہلے ہی سے موجود ہے - اور دوسری ملوں میں بہت جلد کھول دی جائیں گی -

کراچی ٹیلیفون سسٹم کے متعدد ذمہ دار افسروں کو معطل کر دیا گیا

کراچی - ۳۰ جون : محکمہ ڈاک و تار نے ان تین غیر گزیٹڈ اور متعدد نان گزیٹڈ ملازمین کو معطل کر دیا ہے جو ان ٹیلیفونوں کے تار بچھانے اور متعلقہ کاموں کے ذمہ دار تھے - جن میں حالیہ بارش کے دوران میں خرابیاں پیدا ہو جانے سے کراچی میں ٹیلیفون کے نظام میں خلل پیدا ہو گیا تھا - محکمہ جاتی تحقیقات اور کارروائی جاری ہے - یہ خرابیاں زیادہ تر تاروں کے سلسلے منقطع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں - توسیع اور بحالی کے کام کے سلسلے میں جواب بھی جاری ہے - گذشتہ سال ۹۶ میل لمبے تار لگائے گئے تھے - جس دن بارش شروع ہوئی ہے - اس روز کراچی کے ۸ ہزار ٹیلیفون میں سے ۲۹۴۰ خراب ہو گئے - ان میں ۳۰۰ ٹیلیفون براہ راست بارش اور طوفان کی وجہ سے بگڑے تھے - ۲۰۰ ٹیلیفونوں میں چند روز تک یعنی جب تک تاروں کی مرمت نہ کر دی گئی - خرابیاں قائم رہیں جو خرابیاں اب بھی باقی ہیں - وہ بتدریج دور کی جا رہی ہیں - محکمہ احتیاطی تدابیر اختیار کر رہا ہے -

بدایوں کے فسادات میں ۴ افراد ہلاک اور ۱۹ شدید زخمی !

نئی دہلی - ۳۰ جون : بدایوں (یو - پی) سے خبر آئی ہے - کہ وہاں کے فرقہ وارانہ فساد میں دونوں فرقوں نے ایک دوسرے پر لاٹھیوں اور اینٹ پتھروں سے آزادانہ حملے کئے ہیں جس کے بعد وہاں کرفیو لگا دیا گیا ہے - اس فساد میں تین افراد ہلاک اور سات زخمی ہوئے - جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا - ۱۳۲ افراد گرفتار کئے گئے - اور شام سے صبح تک کرفیو لگا دیا گیا - مدراس سے خبر آئی ہے - کہ بمبئی لائن پر مدراس سے جانے والی تمام گاڑیاں آج سے مسلح پولیس کی نگرانی میں چل رہی ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ تامل ناڈ سرحد کے سلسلہ میں ایجی ٹیشن کرنے والوں نے ریل گاڑیوں کو روکنا شروع کر دیا تھا -

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے خبر دی ہے کہ بدایوں میں جمعہ اور ہفتہ کو جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے - ان میں ۴ افراد ہلاک اور ۱۹ شدید زخمی ہوئے - زخمیوں میں سے تین کی حالت بہت نازک ہے - مگر اب حالت معمول پر آگئی ہے - اب تک ۸۴ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے - ایک اطلاع میں کہا گیا ہے - کہ فساد ایک اقلیتی فرقہ اور شرنارتھیوں میں ہوا - یو پی کی مسلح کانسٹیبلری کی دو پلٹنوں کو بدایوں پہنچا دیا گیا ہے -

کراچی میں فوجی طیارہ تباہ ہوگیا

کراچی - ۳۰ جون : پاکستانی فضائیہ کا ایک لڑاکا طیارہ آج ڈرگ روڈ کے قریب گر پڑا - اس کا پائلٹ ہلاک ہوگیا - اس حادثے کی سرکاری طور پر تحقیقات شروع ہوگئی

تبت میں چالیس ہزار چینی کمیونسٹ فوج

نئی دہلی - ۳۰ جون : کالمپونگ سے خبر آئی ہے - کہ تبت میں دس ہزار اور چینی فوج پہنچ گئی ہے - اسے ملا کر اب تبت میں کل چالیس ہزار چینی فوج ہے - اس کے ساتھ بہت سے روسی ٹیکنیکل ماہرین بھی تبت پہنچے ہیں -

سونے کی گولیاں

تمام کمزوریوں کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں پیچاب کی ہر دائمہ امراض اور ذیابیطس البیومن فاسفیٹ وغیرہ کیلئے بیحد مفید ہیں ایکماہ کورس قیمت ۱۴/ چودہ روپے - ملنے کا پتہ :-

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

شباکن ملیریا کیلئے مفید مگر کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی دوائی قیمت ۱۰۰ قرص ۱/۸/

رتی - جگر اور پرانے ملیریا شفائی کیلئے مفید - شباکن کے ساتھ اس کو استعمال کیا جاتا ہے قیمت ۵۰ گولیاں ۲/- روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

یاد رکھیں

ہضمین

طاقت اور تندرستی کا دارومدار غذا کے پورے طور پر ہضم ہونے اور فضلات کے کامل طور پر خارج ہو جانے پر ہوتا ہے اگر آپ کا ہاضمہ کمزور ہے - یا دائمی قبض رہتی ہے - تو یقین جانئے آپ جو کچھ کھاتے ہیں رسوگو ہوتے ہیں - آخر کار نتیجہ یہ ہوگا - طبیعت سست حواس کند مزاج چڑچڑا - افسردہ - حافظہ کمزور - دل کا دھڑکنا - کمی خون - کمزوری اعصاب کے بعد مراق ہو جائیگا - اگر آپ کامل صحت و تندرستی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو شفا میڈیکل فارمیسی ربوہ کی نئی ایجاد ہضمین (HAZMEEN) منگائیں جو دوائی کاروباری اور مصروف لوگوں کو جو ورزش نہیں کر سکتے - ورزش کے تمام فوائد سے مستفید کرتی ہے - قیمت فی شیشی ایک ماہ خوراک ۱/۸ روپیہ

ملنے کا پتہ ہے : شفاء میڈیکل ہال ربوہ - ضلع جھنگ

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں - یا بچے فوت ہو جاتے ہوں - فی شیشی ۲½ روپیہ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے - دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

کمبوڈیا کے فوجی دستوں نے دارالحکومت میں داخل ہو کر تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا

نومپینہ (کمبوڈیا) ۳۰ر جون۔ کمبوڈیا کی فوج کے دستے آج دارالحکومت میں داخل ہو گئے۔ اور تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح فرانس اور کمبوڈیا میں کشیدگی اور زیادہ ہوگئی۔ اس سے پہلے کی خبروں میں بتایا گیا تھا۔ کہ کمبوڈیا کے فوجی حکام نے بھی وہی طریقے اختیار کرنے شروع کردیئے ہیں جو فرانسیسی فوجی حکام نے فرانسیسی قومیت کے باشندوں کی حفاظت کے لیے اختیار کئے ہیں۔ فوج تمام قومی عمارتوں کی حفاظت کررہی ہے۔ حکومت کمبوڈیا کے وزراء نے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں حفاظت کے لیے ہلکے ہتھیار دیئے جائیں۔ اب تک کسی جگہ سے کسی حادثے کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

چیکوسلوا کی حکومت مزدوروں کو قرضے دیگی

پیرس ۳۰ر جون۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے چیک مزدوروں کو فرنیچر خریدنے اور مکانات بنوانے کے لیے آسان شرطوں پر قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اعلان چیکوسلواکیہ کی سرکاری خبررساں ایجنسی نے کیا۔ یہ قرضے بہترین کاریگروں کو دیئے جائیں گے۔ اور تین سے پانچ سال کے عرصہ میں وصول کیے جائیں گے۔ ان قرضوں

عراق نے مصر کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا

[illegible] ۳۰ر جون۔ نئی مصری جمہوریہ کے اعلان کے بعد عراق کے شاہ فیصل اور جنرل محمد نجیب نے ایک دوسرے کو مبارکباد اور خیرسگالی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ سیاسی حلقے ان پیغامات کا یہ مطلب لے رہے ہیں۔ کہ عراق نے سرکاری طور پر مصر کی نئی حکومت کو تسلیم کرلیا

برطانوی ایٹمی سائنسدان کا خفیہ دورہ

سڈنی ۳۰ر جون۔ آسٹریلیا کے وزیر رسد مسٹر ہاورڈ بیلے نے ان خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کردیا۔ کہ برطانیہ کے مشہور ایٹمی سائنسدان سر ولیم پینی نے دومرا کے علاقہ کا خفیہ دورہ کیا ہے۔ خبروں میں کہا گیا تھا۔ کہ سر ولیم پینی نے ایٹمی ہتھیاروں کے تجربہ کی جگہ کا انتخاب کرنے کے لیے اس علاقہ کا جائزہ لیا تھا۔

مغربی جرمنی کے چانسلر کی جنگی قیدیوں سے ملاقات

ورل (جرمنی) ۳۰ر جون مغربی جرمنی کے چانسلر مسٹر ایڈینور نے جرمن جنگی قیدیوں سے برطانوی جنگی قیدخانہ میں ملاقات کی۔ وہ ہر کوٹھڑی میں گئے اور قیدیوں کو یقین دلایا۔ کہ حکومت جرمنی کی طرف سے ہر ممکن کوشش ان کی حالت کو سدھارنے

جرمنی کا اتحاد اب قریب تر ہے

ڈسلڈ ۳۰ر جون۔ مغربی جرمنی کے چانسلر کونرڈ ایڈینور نے جرمنی کے اتحاد پر پھر زور دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہماری توقعات کے برخلاف اتحاد کا دن قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ سلیسیا سے آئے ہوئے ستر ہزار کیتھولک تارکین وطن سے مخاطب ہوتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ برلن اور جرمنی کے روسی علاقوں کے حالیہ واقعات ناامیدی اور محب الوطنی کا مظہر تھے۔

شاہ حسین اور شاہ فیصل کی ملاقات

بغداد ۳۰ر جون۔ اردن کے شاہ حسین نے جو چار روزہ دورہ پر عراق آئے ہوئے ہیں۔ عراق کے شاہ فیصل سے کل ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ یہ ملاقات انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے۔ کہ ۱۷ اور ۱۸ سالہ بادشاہوں نے اپنے وزرائے اعظم کے ہمراہ عرب لیگ کے منشور کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی فوجی اور اقتصادی تعلقات کے بارہ میں بات چیت کی۔

ہالینڈ کے وزیر خارجہ آسٹریلیا پہنچ گئے

سڈنی ۳۰ر جون۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر لنز کل جکارتا سے سڈنی پہنچ گئے۔ جہاں وہ آٹھ روز تک حکومت آسٹریلیا کے مہمان رہیں گے مسٹر لنز جنہوں نے ہالینڈ کے وزیر کی حیثیت سے ایشیا کا پہلا دورہ کیا تھا۔ اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ جکارتا میں انڈونیشی حکومت کی طرف سے ان کا پرتپاک خیرمقدم کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہالینڈ کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ انڈونیشیا سیاسی استحکام کے لحاظ سے ترقی کے راستہ پر گامزن رہے۔ مسٹر لنز آسٹریلین نیوگنی کا دورہ بھی کریں گے۔

مسٹر گاسپری نے استعفیٰ دیدیا

روم ۳۰ر جون۔ اٹلی کے وزیراعظم مسٹر گاسپری نے صدر اینوڈی کو اپنا استعفیٰ پیش کردیا ہے۔ یہ استعفیٰ عام انتخابات کے بعد وہاں کے پارلیمنٹری طریقہ کا ایک حصہ ہے امید ہے۔ کہ صدر سیاسی لیڈروں سے صلاح و مشورہ کے بعد بدھ یا جمعرات کے دن مسٹر گاسپری کو پھر حکومت بنانے کو کہیں گے۔

تینوں طاقتوں کے وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد کی جائیگی

یہ عارضی انتظام برمودا کانفرنس کے التواء کی وجہ سے کیا گیا ہے

لندن ۳۰ر جون۔ برطانوی وزیراعظم سر ونسٹن چرچل کی بیماری کی وجہ سے برمودا کانفرنس کے ملتوی ہونے کے بعد اب اس کی جگہ واشنگٹن میں برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ کانفرنس وسط جولائی میں منعقد ہوگی۔ برطانوی وزیر خزانہ مسٹر آر اے بٹلر نے جنہوں نے قائم مقام وزیراعظم کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ دارالعوام میں بتایا کہ برمودا کانفرنس کی وجہ سے ہماری خارجہ پالیسی کو جو تقویت پہنچنی تھی اس کا مداوا کرنے کے لیے ہم نے ایسے عارضی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر بٹلر نے بتایا۔ کہ برمودا کانفرنس سے برطانیہ کو جو سب سے بڑی توقع تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ اس طرح صدر آئزن ہاور کو اس بات پر رضامند کیا جا سکتا تھا۔ کہ روس کے ساتھ بڑی طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ واشنگٹن میں وہائٹ ہاؤس سے اعلان ہوا ہے۔ کہ تینوں وزرائے خارجہ کی ملاقات غیر رسمی نوعیت کی ہوگی۔ اور یہ برمودا کانفرنس کا کوئی باضابطہ بدل نہیں ہے۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ایٹلی نے مسٹر چرچل کی بیماری پر جس ہمدردی اور تشویش کا اظہار کیا تھا۔ مسٹر بٹلر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہاؤس کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وزیراعظم کو ایک ماہ تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اور اس طرح مجوزہ برمودہ کانفرنس کو ملتوی کرنا پڑا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی کو برمودا کانفرنس کی وجہ سے جو استحکام حاصل ہوتا۔ اس کو برقرار رکھنے کے لیے مشترکہ مفادات سے تعلق رکھنے والے امور پر بات چیت کرنے کے لیے وزرائے خارجہ کی ایک عارضی ملاقات کا انتظام کرنے کے متعلق صلاح و مشورہ کیا جارہا ہے۔ اس لیے لارڈ پریذیڈنٹ آف دی کونسل لارڈ سالسبری کو قائم مقام وزیر خارجہ بنایا گیا ہے۔ وہ جان فاسٹر ڈلس اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر جارج بڈولت سے بات چیت کرنے کے لیے ۱۵ر جولائی کو واشنگٹن پہنچیں گے

فن لینڈ کے وزیراعظم نے استعفیٰ دیدیا

ہیلسنکی ۳۰ر جون۔ فن لینڈ کے وزیراعظم ڈاکٹر ارہو کیکنن نے اپنا استعفیٰ حکومت کے حوالے کردیا ہے۔ صدر ارہو پاسیکیوی نے استعفیٰ قبول کرلیا ہے۔ ایک زبردست اقتصادی بحران نے جو برآمد میں کمی اور درآمدی اشیاء کی قیمتوں میں زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوگیا تھا کسان اور سوشلسٹ پارٹی کی مشترکہ حکومت کے درمیان اختلاف پیدا کردیا۔ یہ پارٹیاں اس امر پر متفق نہ ہوسکیں۔ کہ سکہ کی قیمت میں کمی نہ کرنے کے باوجود برآمد میں زیادتی کس طرح کی جائے۔ بعض مبصروں کا خیال ہے۔ کہ صدر پاسیکیوی ایک نگران حکومت قائم کریں گے۔ جو کسی بھی پارٹی سے تعلق نہ رکھنے والے ماہرین پر مشتمل ہوگی۔ یہ نگران حکومت ستمبر میں عام انتخابات ہونے تک ملک کا نظم و نسق برقرار رکھے گی۔ بعد کی اطلاع ہے۔ کہ صدر پاسیکیوی نے سوشلسٹ لیڈر مسٹر کارل آگسٹ فیگس ہام کو نئی حکومت بنانے کو کہا ہے

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اعتبار سے سینکڑواں حصہ بھی نہیں ہوا۔ تاہم امید ہے۔ کہ جس طرح ارباب انتظام کو اس طرف توجہ ہے۔ اس میں روز بروز ترقی ہوتی جائیگی اس سے بھی زیادہ اہم چیز "وقت کی پابندی" ہے۔ جس کے اختیار کرنے سے ملکی و قومی فلاح اور افراد کی ترقی و بہتری وابستہ ہے۔ اور جس کی طرف وزیراعظم پاکستان نے توجہ دلائی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے اس مجوزہ سے اقدام کے ساتھ کہ وہ اپنے ہر پروگرام سے قبل وقت کا اعلان کردیا کرے گا اس شعور اور احساس میں انشاءاللہ کافی ترقی ہوگی۔ لیکن یہی اقدام کافی نہیں۔ بلکہ دراصل یہ پہلا قدم ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت اور عوام کو مزید سوچنا چاہیئے۔ اور پھر حکومت اور عوام کی ملی جلی متواتر کوششوں کے ساتھ منظم طریق پر افراد کے ذہنوں میں یہ چیز رچا دینی چاہیئے۔ کہ وہ وقت کی قیمت کو سمجھیں۔ اور وقت کی پابندی اختیار کریں۔ یقیناً یہ چیز ہمارے ملکی و قومی اخلاق کے سدھارنے کا بہت ہی بڑا ذریعہ ہوگی اور اس کے نتائج نہایت ہی مفید نکلیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۱۸۱